رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے۔ رجسٹرڈ ایل نمبر

جلد
ضلع
سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاک خانہ جات امرتسر ڈویژن
ملاحظہ لائبریری محلوکہ صدر انجمن احمدیہ
تاریخ
ملاحظہ لائبریری
نمبر
محلوکہ صدر انجمن احمدیہ

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

اخبار سے باہر پارسل بھیجنے کی شرح (صفحہ)

جلد (۱۴) | قادیان مورخہ ۷ اپریل ۱۹۲۹ء مطابق ۲۶ شوال المکرم ۱۳۴۷ھ | نمبر (۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۲) مجلس مشاورت بخیر و خوبی ۲۹ مارچ بعد نماز جمعہ ۳ بجے ہائی سکول کے ہال میں منعقد ہو کر ۳۱ مارچ کو پونے چھ بجے شام کے ختم ہوئی۔ امسال کثیر نمائندگان انجمن ہاء احمدیہ معہ دیگر احباب وزیٹرز کے دور دور سے تشریف لائے اور نہایت سعید تجاویز ترقی سلسلہ و اشاعت اسلام و بہبودی جماعت کی پاس ہوئیں۔

(۳) قادیان ریلوے اسٹیشن پر بفضلہ خدا چار ٹرینیں یکم اپریل سے آنے اور جانے لگی ہیں۔ ڈاک بھی ریل کے ذریعہ آنے لگ گئی ہے۔ اور دن میں دو دفعہ ڈاک آتی اور تقسیم ہوتی ہے اور دو دفعہ جاتی ہے۔ تقسیم کا وقت ۱۲ بجے دوپہر کے بعد کا اور ۴ بجے شام کا ہے۔ اور روانگی ڈاک کا ۱۲ بجے دوپہر اور پانچ بجے شام تک ہے۔ الحمد للہ ہم احمدیہ جماعت قادیان کی طرف سے حکام ریلوے اور صاحب پوسٹماسٹر جنرل بہادر پنجاب کا شکریہ ادا کرتے ہ

سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات امرتسر ڈویژن کی پبلک شکایات کے متعلق عدم توجہی

۲۵ مارچ کی شام کو سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات امرتسر ڈویژن چھ بجے شام کی گاڑی سے قادیان آئے۔ اسٹیشن پر آپ کے استقبال کے واسطے عملہ ستریاں مشین سیویاں موجود تھا۔ جنہوں نے آپ کا سامان اٹھا کر لانے میں بھی مدد دی۔ ۲۶ مارچ کو آپ قادیان میں رہے اور ۲۷ کی صبح کو واپس گئے۔ آپ کے آنے کی غرض سرکاری طور پر تو خدا جانے کیا کچھ بتلائے جائے۔ لیکن علم طور پر جو سنی گئی اور دیکھنے میں بھی آئی۔ وہ صرف یہ معلوم ہوئی۔ کہ صاحب موصوف سب پوسٹماسٹر قادیان کو جو کہ تبدیل کیا گیا ہے۔ ایک خاص شان کے ساتھ رخصت کرنے اور باہو دھنپت رائے کو جو اس کی جگہ قادیان میں آئے ہیں۔ جانے والے سب پوسٹماسٹر کے نقش قدم پر چلنے کی ہدایات دینے آئے تھے۔ تاکہ آئندہ بھی احمدیہ پبلک کی شکایات جاری رہیں۔ اور افسران بالا یہ سمجھ لیں۔ کہ احمدی کمیونٹی کا پیشہ ہی شکایت کرنا ہے کیونکہ باوجود سابقہ سٹاف ڈاک خانہ کے تبدیل کر دینے کے موجودہ عملہ کی بھی وہ شکایت کرتے ہیں۔ اور اگر سلسلہ شکایات سابقہ عملہ کے تبدیل ہو جانے پر رک گیا۔ تو سپرنٹنڈنٹ صاحب کی سبکی کا موجب ہوگا۔ جنہوں نے اپنے افسران بالا کے یہ ذہن نشین کرنا چاہا ہے۔ کہ احمدی لوگ تو شکایتیں ہی کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے موجودہ نئے سٹاف ڈاک خانہ کا تبدیل شدہ عملہ کے خلاف اگر احمدیہ پبلک سے اچھا سلوک رہا۔ تو میری کوشش رائیگاں

(باقی صفحہ ۵ کالم ۲ پر ملاحظہ ہو)

(باقی صفحہ ۵ کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیگی۔ چنانچہ اسی سپرنٹنڈنٹ کے محکمہ سے تبدیل شدہ سب پوسٹماسٹر نے اور پبلک نے مٹھائی دی پبلک نے جو کہ تبدیلی ہو چکا ہے۔ یہ اظہار کیا کہ ہم تو جاتے ہیں۔ لیکن احمدیوں کیلئے مشکلات کو بڑھا کر جاتے ہیں۔ احمدی دیکھ لیں گے۔ کہ ہمارے جانشین ان کے ساتھ کیا کچھ کرتے ہیں۔

ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے

شان ڈاک خانہ وعدہ کی پابندی اور پبلک کے ساتھ تعاون کرکے اپنے فرائض کو ادا کرتا ہے۔ یا حسب منشاء سپرنٹنڈنٹ تبدیل شدہ محکمہ ڈاک خانہ کے نقش قدم پر چل کر سپرنٹنڈنٹ صاحب سے خراب بنائے گا۔ اگرچہ امید پبلک یہ سمجھتی ہے کہ ماتحتوں کا اپنے افسر کے خلاف منشا کام کرنا دیر تک ساتھ نہیں دیتا۔ ان کی ترقی اور بہتری کے اختیارات افسر ہی کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ اور جو ہر وقت اسی امر کا آئینہ خاطر رکھتا ہے کہ افسر بالا کو خوش رکھے۔ موجودہ محکمہ ڈاک خانہ کی شکایات بھی ہیں تاکہ ہمارے اس بیان کی تصدیق ہو جائے۔ کہ ابھی شکایت کو سنکے علاوہ ہیں۔ ایک مشکل امر ہے۔ اسلئے ابھی اس معاملہ میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ اس قدر ہمیں یقین دلایا گیا ہے۔ کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب ہی کے ہاتھ میں جو اب تک ڈاک خانہ جات کی باگ ڈور ہیں۔ ان سے اوپر بھی کچھ افسر موجود ہیں۔ جو آنکھ نہیں بند کر لیتے۔ تو ہمیں ضرور پبلک شکایات پر نوٹس لیں گے۔ اور متعلقہ سپرنٹنڈنٹ کے ایسی پبلک شکایات کا زیادہ خیال کرینگے۔ جو ان کے کانوں تک صحیح طور پر پہنچ جائیگی۔ اور یہ پبلک کا فرض ہے کہ محکمہ ہذا کے اپنی شکایات پہنچاتے رہیں جس کیلئے ہم انشاء اللہ پوری کوشش کرینگے۔

سپرنٹنڈنٹ کا قادیان میں ایک دن

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب تبدیل شدہ سب پوسٹماسٹر کو خاص اہتمام سے رخصت کرنے کے لئے ہی آئے تھے۔ اس کے ثبوت میں ہمارے پاس دلائل اور شاہد ہے۔ خاکسار (ایڈیٹر فاروق) اور مکرمی قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر ریویو اور ایک سوداگر کے ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب ۲۶ مارچ کو قریب ۹ بجے دن کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کی قیام گاہ پر ملنے کے لئے گئے۔ معلوم ہوا کہ وہ ابھی ڈاک خانہ گئے ہیں۔ ڈاک خانہ پہنچے سلام عرض کیا۔ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب کی خدمت میں تین شکایتیں تحریری جو سب پوسٹماسٹر اور دی پی کلرک کے متعلق تھیں پیش کیں۔ دو شکایتیں میری تھیں۔ اور تیسری ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف سوداگر کی تھی۔ اور عرض کیا۔ کہ سب پوسٹماسٹر جو کہ آج چارج دے چکا ہے اور جانیوالا ہے۔ بہتر ہو کہ جناب ہماری ان شکایات کی تحقیقات کریں۔ اور سب پوسٹماسٹر صاحب سے ہمارے سامنے شکایات مندرجہ درخواست کے متعلق دریافت فرمالیں۔ پھر ان کا اور ہمارا ایک جگہ موجود ہونا مشکل ہوگا۔ وہ شکایات ایسی تھیں جن کو میں آئندہ کسی اشاعت میں شائع کروں گا۔ کہ ان کا فوری نوٹس لینا اور ہمارے سامنے تحقیقات کرنا فعلاً قانوناً ضروری تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی شکایت بھی ایسی تھی کہ جو اسی وقت قابل تحقیق تھی۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ڈاکٹر صاحب موصوف یہیں رہتے ہیں۔ اتفاق سے اس موقعہ پر اکٹھے تھے کہ سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ میں موجود ہے اور سب پوسٹماسٹر جا رہا تھا۔ ان دونوں کا اکٹھا ہونا بھی کسی دوسرے موقعہ پر مشکل تھا۔ اور یہ شکایت فاروق میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی طرف سے قبل ازیں شائع ہو کر سپرنٹنڈنٹ صاحب کو بھی جا چکی تھی۔ ضروری تھا کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب اسکی اسی وقت تحقیق کر لیتے۔ جو صرف بیس منٹ سے زیادہ کا کام نہ تھا مگر افسوس کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے یہ کہکر ٹال دیا کہ مجھے تھوڑا سا کام ڈاکخانہ کا ہے۔ اس سے فارغ ہو کر میں نے بارہ بجے دوپہر کی گاڑی سے چلا جانا ہے میں ان شکایات کا جواب آپ کو بھیج دوں گا۔ لیکن آپ بارہ بجے کی گاڑی سے نہ گئے۔ اور کہا گیا۔ کہ موٹر پر جا رہے ہیں۔ موٹر بھی نہ گئی اور بتایا گیا۔ کہ شام کے ۶ بجے کی ٹرین سے جائیں گے۔ شام کو بھی نہ گئے۔ اور فرمایا کہ ۲۷ کی صبح کو دہلی پر جاؤں گا۔ اس طرح آپنے سارا دن قادیان میں بیٹھ کر اور آرام فرما کر گذار دیا۔ لیکن پبلک کی شکایات سننے کیواسطے آدھا گھنٹہ دینا بھی منظور نہ کیا۔ اور کوئی کام ۱۲ بجے دوپہر سے لیکر رات کے سونے تک آپ نے نہیں کیا۔ ناحق سرکار سے ۲۶ مارچ کا سفر خرچ لیا۔ آخر وجہ اس قیام کی یہ معلوم ہوئی۔ کہ تبدیل شدہ سب پوسٹماسٹر کیلئے بوساطت ستریان مشین سبھیاں ایک الوداعی پارٹی کی تجویز ہوئی ہے۔ جس میں سب پوسٹماسٹر کو ایک ایڈریس پیش کیا جائے۔ اور ہار گلے میں پہنا کر رخصت کریں۔ تاکہ عوام پر یہ ظاہر ہو۔ کہ سب پوسٹماسٹر کسی شکایت کی بنا پر تبدیل نہیں ہوا۔ بلکہ بڑی عزت و احترام کے ساتھ جا رہا ہے اور قادیان کی وہ پبلک جس سے ڈاکخانہ کی آمدنی میں سو روپوں میں سے ۱۵ روپے آتے ہیں (یعنی ایک روپیہ میں سے ۱۵ آنہ) تو ڈاکخانہ کو حقیقی پبلک سے حاصل ہوتے ہیں اور ایک آنہ باقی تمام قادیان کی پبلک سے (اس سکے میں ۱۴ آنہ ڈال کر اسٹیشن پر پہنچا دیئے جاتے ہیں اور سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ اسکی عزت افزائی کیلئے ہی تشریف لائے تھے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور ۶ بجے شام کی ٹرین سے جبتک سب پوسٹماسٹر کو اس شان و شوکت سے آپ نے رخصت نہیں کر دیا آپ قادیان میں ٹھہرے رہے۔ ورنہ کوئی وجہ قادیان میں آنیکی نہ تھی اور نہ ٹھہرنے کی۔ کیونکہ آپ نے ۱۲ بجے دوپہر سے بعد سرکاری کام کوئی نہیں کیا۔

پہلی مرتبہ بھی جب اسی پوسٹماسٹر کو نکالا تھا تو اس وقت بھی بعد دولت سپرنٹنڈنٹ صاحب تشریف لائے تھے۔ اور سب پوسٹماسٹر کو بدست خود رخصت کر کے گئے تھے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اپنے جن خیالات کا وقتاً فوقتاً قادیان کے قیام میں احمدیہ جماعت کے متعلق اظہار کیا ہے۔ وہ ایک ذمہ دار افسر ڈاکخانہ کی شان سے خلاف اور نہایت ہی نامناسب اور افسوسناک ہے۔ جس کا ہم آئندہ ذکر کریں گے۔

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"فاروق"

قادیان دارالامان مورخہ ۷ راپریل ۱۹۲۹ء

امرتسری رند

رہا ٹیڑھا مثال نیش کژ دم
کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا

یہ شعر چونکہ میاں ثناء اللہ امرتسری کے نہایت ہی مناسب حال ہے۔ اس لئے میں ہمیشہ ان کی شان کے اظہار کے لئے اسی شعر کو لکھا کرتا ہوں۔ امرتسری رند نے ۲۸ ردسمبر ۲۸ء کے "اہلحدیث" میں ایک مضمون مرزا صاحب کا علم کلام کے عنوان سے لکھکر ثنائی علم کلام کی پردہ دری کا ہمیں ایک اور موقعہ دیا تھا۔ اس کی نے چھاپ کر لاہور کا آریہ اخبار "پرکاش" بھی خوخو کرا اٹھا تھا۔ جس کا علاج فاروق مورخہ ۲۸ رجنوری ۲۹ء میں تسلی بخش کر دیا گیا تھا۔ اور خیال تھا۔ کہ شاید آریہ امرتسری ریویو بھی اس نسخہ سے صحت حاصل کریگا مگر افسوس کہ رند امرتسری کو پھر بھی اس مرض مہلک کا اکثر دورہ پڑتا رہتا ہے۔ جس کے لئے اس کی طبیعت کے مطابق ہی علاج مفید ہوگا۔ حال ہی میں امرتسری مریض پر اس مرض نے حملہ کیا۔ تو یوں اٹھا۔ کہ:۔

"آریوں کی مذہبی کتاب وید ہے۔ اس کو تو مرزا صاحب نے کھلے لفظوں میں تسلیم کیا۔ جس کی تفصیل اہلحدیث مورخہ ۸ ردسمبر ۲۸ء میں بھی ہو چکی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قادیانیو! آریوں سے وحدت مبارک ہو"

(اہلحدیث ۲۲ رمارچ ۲۸ء صفحہ)

امرتسری کی تفصیل

امرتسری رند نے ۲۸ ردسمبر کے اہلحدیث میں جو تفصیل کی ہے۔ وہ ذرا ملاحظہ فرمایئے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کو جو "پیغام صلح" مرزا صاحب نے دیا تھا۔ اس میں ویدوں کے الہامی ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اس لئے احمدیوں کو آریوں سے ویدوں کے الہامی یا غیر الہامی ہونے پر مباحثہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ماشاء اللہ! فضیلت کی بھی کوئی حد ہی ہے "شیر پنجاب" کہلانے کے دعویدار مولوی فاضل ہونے کی مدعی۔ پرانا جرنیل بننے کا ادعا کرنیوالے امرتسری رند کا علم کلام ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب نے چونکہ ویدوں کو الہامی مانا ہے۔ اسلئے آریوں سے وید کے الہامی ہونے پر انہیں مباحثہ کرنیکا کوئی حق نہیں۔ اس کے جواب میں تو اسی قدر کہنا کافی ہے۔ کہ:۔

"توریت و انجیل کو چونکہ قرآن مجید نے الہامی کتابیں مانا ہے۔ اور میاں ثناء اللہ امرتسری کا بھی ایمان ہے۔ کہ توریت و انجیل دونوں الہامی ہیں۔ اس لئے کسی مسلمان کا خاص کر امرتسری رند کا کوئی حق نہیں۔ کہ عیسائیوں اور یہودیوں سے توریت کے الہامی و غیر الہامی ہونے پر مباحثہ کرے اور "تقابل ثلثہ" جیسی ایک بے معنی کتاب لکھے۔ اور اگر بایں ایمان یا التوریت والانجیل وہ عیسائیوں سے ان کے الہامی ہونے اور نہ ہونے پر مباحثہ کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ احمدی آریوں سے موجودہ وید کے الہامی یا غیر الہامی ہونے پر مباحثہ نہیں کر سکتے؟

پس جو جواب امرتسری رند توریت و انجیل کے الہامی غیر الہامی ہونے پر اپنے مباحثہ کرنے کا دیگا۔ وہی جواب ہماری طرف سے ویدوں کے غیر الہامی ہونے پر مباحثہ کرنے کا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے کھول کر فرما دیا ہے۔ کہ:۔

(۱) "یہ بات فی الواقع صحیح و درست ہے۔ کہ ابتداء آفرینش میں بھی ایک الہامی کتاب نوع انسان کو ملی تھی۔ مگر وہ وید ہرگز نہیں ہے۔ اور موجودہ وید کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا اس پاک ذات کی توہین ہے (چشمہ معرفت صفحہ ۶۲)

(۲) "ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ وید پہلے زمانہ میں ہی [illegible] تھا۔ بلکہ ہماری رائے یہ ہے کہ یہ ایک محرف مبدل کتاب ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور موجود [illegible] وید بلاشبہ ایک گمراہ کرنے والی کتاب ہے"

(۳) "پس جس جگہ ہم وید پر کوئی حملہ کرتے ہیں یا اس کی تکذیب کے دلائل پیش کرتے ہیں۔ اس جگہ یہی موجودہ وید مراد ہے جو سراسر محرف مبدل ہے۔ نہ وہ اصل وید جو کسی زمانہ میں خدا کی طرف سے آیا تھا۔ اور ہم خدا کی تمام کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ایسا ہی اس وید پر جو کسی زمانہ میں ملک ہند کے کسی نبی پر نازل ہوا ہوگا۔ مگر موجودہ وید کی نسبت ہم اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ جس قدر گندے فرقے مخلوق پرستوں کے اس ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ سب وید کی ہی بدولت ہے"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۶)

(۴) "وید اس زمانہ کی کتاب ہے۔ جبکہ دنیا ہر ایک نیک و بد سے خوب آباد ہو چکی تھی۔ اور اہل دنیا کے سب ضروری اسباب پیدا ہو چکے تھے"

(چشمہ معرفت صفحہ ۶۴)

ایسی واضح اور بیّن تحریر کے ہوتے ہوئے جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا عقیدہ ویدوں کے متعلق کھول کر فرما دیا ہو۔ کسی کھوسٹ جرنیل یا خبطی فاضل۔ یا بدحواس رند کا یہ لکھنا کہ مرزا صاحبؑ موجودہ ویدوں کو الہامی مانتے ہیں۔ حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ حالانکہ امرتسری رند کو خوب معلوم ہے۔ کہ:۔

"ہر کلام کے صحیح معنے وہی ہونگے۔ جو متکلم آپ بیان کرے یا اس کے منشا اور حیثیت کے مطابق ہوں۔ متنازعہ کلام کے متصل ہی متکلم کا بیان ہو یا آگے پیچھے۔ بیان حالی ہو یا مقالی۔ یعنے وہ متکلم اپنے کلام کا مطلب لفظوں میں بتلائے یا اس کی وضع یا طریق برتاؤ سے ظاہر ہو"

(ترک اسلام صفحہ ۲۵)

امرتسری سے استفسار

اب میں امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھتا ہوں۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود نے اپنے
کے معنے خود بتا دیئے ہیں یا نہیں؟ اور حضور کے
اور حیثیت اور حال اور قال سے ثابت ہے
ہیں۔ کہ **موجودہ وید الہامی نہیں**۔ اور کیا
نازعہ کلام کے متعلق ہی رسالہ "پیغام صلح" میں متکلم
یہ بیان درج نہیں۔ کہ
وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقہ کو خدا پرست
نہیں بنا سکی۔ اور نہ بنا سکتی ہے۔ اور جو لوگ
اس ملک میں بت پرست یا آتش پرست یا آفتاب
پرست یا گنگا کی پوجا کرنیوالے اور ہزار دیوتاؤں
کے پجاری یا جین مت یا شاکت مت والے پائے
جاتے ہیں۔ وہ تمام لوگ اپنے مذہب کو وید ہی
کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور وید ایسی مجمل کتاب
ہے۔ کہ یہ تمام فرقے اس میں سے اپنے مطلب
نکالتے ہیں۔ . . . اگرچہ ہم نے وید میں پتھر کی
پرستش کا ذکر تو کہیں نہیں پڑھا۔ لیکن بلاشبہ
اگنی۔ وایو۔ جل۔ اور چاند اور سورج وغیرہ کی
پرستش سے وید بھرا پڑا ہے"

(پیغام صلح صفحہ ۱۱ بار دوم)

کیوں جی میاں ثناء اللہ! یہ قابل شرم امر نہیں کہ
بے اصول خود مقرر کر کے اپنی ذات پر تو اس کو چسپاں
کرنا۔ اور دوسرے کے لئے اس اصول کو نظر انداز
کر کے جھوٹ بولنا اور الزام دینا گویا آپ کی
شان فضیلت ہے۔ شیم شیم شیم ؎

تحفہ مستریان

قادیان کے فتنہ پرداز مستریان مشین سیویاں کی دعوت مباہلہ اور
حلف کا قرآن و حدیث و سنت انبیاء و مسیح موعود علیہم السلام
کے ارشادات سے ناقابل تردید مفصل جواب اور مستریوں
کی مخالفت و ارتداد کے صحیح واقعات جن کا جواب نہ مستریوں سے
نہ انکے حامی پیغامیوں اور رئیس الاخرار زمیندار سے بن سکا۔
اور نہ انشاء اللہ تا حیات بن سکے۔ پس جس جگہ یہ فتنہ سر نکالے وہاں
یہ تحفہ پہنچا دو۔ فی نسخہ ۵ ر ایک روپیہ کے ہم سستے محصول ڈاک بذمہ
خریدار۔ ایک نسخہ کیواسطے صرف ۴ر کے ٹکٹ ڈاک بھیج کر منگالیں
زائد کیواسطے وی پی طلب کریں۔ پتہ۔ منیجر فاروق قادیان)

کنایات

ہمارے آریہ سماجی دوست بھی عجیب گیندے
کے انسان واقع ہوئے ہیں۔ ایک طرف تو یہ تمام
دنیا کو فتح کرنے اور اوم کا جھنڈا گاڑنے کے
پریشان خواب دیکھ رہے ہیں۔ سوامی دیانند کی
تعلیم پر ہر شخص کو عامل کرانے اور اہل عالم کی
گردنوں کو آستانہ نیوگ پہ جھکانے کے ارادے
کئے ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف خود اس بات کا
اعلان کر رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج سوامی دیانند
سے منحرف ہو رہی ہے ؎

آریہ ویر ۶ اپریل میں ایک لیکھ شائع ہوا ہے
جس کے لیکھک "شری یت پنڈت بھگت رام جی
رتنی" ہیں۔ آپ نہایت افسردگی اور حسرت سے لکھتے
ہیں۔ کہ میں ۱۲ پرچوں میں لکھ چکا ہوں۔ کہ
"ہم نے بھگوان دیانند کی وصیت کا کیسے زبردست
کیا ہے۔ اور کیسی ناقابل معافی غفلت کی ہے"
خیر یہ تو آریہ سماجیوں کی برخوداری اور سعادت مندی
ہے۔ کہ وہ بھگوان دیانند کی وصیت کا زبردست کر رہے
ہیں۔ ہمیں اس سے بحث کی ضرورت نہیں۔ ہم تو
صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ سوامی جی کی پوتر تا
اور دھارمک تعلیم کے نتیجہ میں جس کا جوا تمام دنیا
کی گردنوں میں ڈالنے کا دعوٰی رکھ کر ان کے پیٹ
میں اٹھ رہا ہے۔ خود آریہ سماج نے کیا کیا باطنی
فیوض۔ روحانی برکات اور دنیاوی برکات حاصل
کئے ہیں۔ یہی لیکھک مہاشہ فرماتے ہیں۔

(آریہ سماج میں) "چاروں اطراف مایوسی
بیکسی۔ مردنی۔ افسردہ دلی۔ نامردی کے نشانات
ظاہر ہو رہے ہیں ہر ایک اپنی ڈھائی چاول کی کھچڑی
پکاتے نظر آتا ہے۔ کسی کو لیڈری کی ہوس نے
اندھا کیا ہوا ہے۔ کوئی پردھان پد کو قائم
رکھنے کی فکر میں ممبروں سے جوڑ توڑ کرتا دکھائی
دیتا ہے۔ . . . . . سب کے سب
اپنے ناتھ اپنے گورو اپنے پوجیہ سوامی کی اچھیا
کو بھولے ہوئے نظر آتے ہیں"

آخری الفاظ میں لیکھک مہاشہ نے پوجیہ سوامی
کی اچھیا" ترک کر دینے کا جو الزام آریہ پرشوں پر لگایا
ہے۔ اس سے ان کی تمام صاف گوئی پر جس سے انہوں
نے اپنے مضمون کے پہلے حصہ میں کام لیا ہے صاف
یقیناً حرف آتا ہے۔ کیونکہ جب آپ تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ
آریہ سماج میں داخل ہو کر آریہ سماجیوں کو افسردگی۔
مایوسی۔ مردنی۔ افسردہ دلی اور نامردی جیسی بیش بہا
نعمتیں اور فیوض حاصل ہوتے ہیں تو وہ آپ ہی از راہ
انصاف بتائیں۔ کہ ایسی "اچھیا" کو وہ بھولیں نہیں۔ تو
کیا یاد رکھ کر آنا فانا ہی اس دنیا سے پرلوک کو سدھار
جائیں۔ آخر انہوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ یہ اچھیا ان
کے لئے کیسی کیسی برکات کا موجب ہو رہی ہیں۔ اور اب
بھی اگر وہ اسے نہ بھولیں۔ تو کیا دنیا انہیں احمق اور
بیوقوف نہ کہیگی۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اگر یہی روش رہی۔ تو کچھ اور عرصے کے بعد
ہم چار دیواری کے اندر پردہ نشین بیوی بن
جائیں گے"

مہاشہ جی کے یہ الفاظ اپنے اندر بہت وسیع مطالب
رکھتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ آریہ سماج کو ایک
پردہ نشین بیوی بن جانیکی پیشگوئی فرما رہے ہیں اگر آپ
صرف عورت بننے کی خواہش کرتے۔ تو بھی خیر ایک بات
تھی۔ لیکن آپ صرف ایک عورت نہیں بلکہ بیوی بننے کی
آرزوں کو سینہ میں چھپائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن
افسوس آپ نے یہ نہ بتایا۔ کہ اس صورت میں آریہ سماجی
بیوی کی شوہریت کی خدمات کس خوش نصیب قوم کو
سپرد ہونگی ؎

یہ باور کرنے کی تو معقول وجوہات ہیں۔ کہ لیکھک
مہاشہ کی یہ پیشگوئی تو یقیناً پوری ہو کر رہیگی۔ کیونکہ جب
سوامی دیانند کی اچھیا کے طفیل نصف صدی کے قلیل
عرصہ میں آریہ سماجی قوت رجولیت سے مرد ہو کر نامرد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو چکے ہیں - تو اس سے ترقی کر کے اب آئندہ منزل ان کے لئے عورت بنا ہی رہ جاتی ہے - اور آریہ سماج کے آثار زندگی اور رفتار ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ماننا ہی پڑتا ہے - کہ وہ انشاء اللہ العزیز اپنے "شدھی" کے روحانی فیوض کے طفیل بہت جلد بیوی بننے کی اہلیت پیدا کر کے ہی دم لیں گے - اور یہ تو ثابت شدہ امر ہے - کہ بیوی بننے کے لئے مرد کی ضرورت لابدی ہے - خواہ وہ نیوگ ہی کرے - اس لئے خیال ہوتا ہے - کہ بمصداق ؎

زحہ فال بنام من دیوانہ زدند

آریہ سماجی بیوی کی خدمات مسلمانوں کے ہی سپرد ہونگی

اس صورت میں صرف ایک سوال حل طلب رہ جاتا ہے - کہ ہندوؤں کی تعداد ملک کے اندر ۲۳ کروڑ کے قریب ہے - اور مسلمان غریب سات کروڑ سے زیادہ نہیں - اس لئے انہیں مجبوراً چار چار بیویاں کرنی پڑینگی - اور اگر چہ اپنی کوتہ بینی اور نافہمی کے باعث آریہ سماج آج اسلام کے مسئلہ تعدد ازدواج پر زبان طعن دراز کر رہی ہیں - لیکن وہ دن بہت جلد آنے والا ہے - جب یہی تعلیم ان کے جذبات کی تسکین کا باعث ثابت ہوگی - اور وہ اس حقیقت کے اعتراف پر علی وجہ البصیرت مجبور ہونگے - کہ بانی اسلام نے جو تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی ہے - وہ اپنے اندر بیشمار حکمتیں رکھتی ہے ؎

التشریح لمصلح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۲۹ الہامات پر غیر احمدی علماء ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے تھے کہ شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں - یہ قرآن مجید کے مخالف ہیں - ان کا خدا تعالےٰ کیطرف منسوب کرنا سخت گناہ اور کفر ہے وغیرہ وغیرہ - اس کتاب میں جملہ اعتراضات کو مردود ثابت کر کے بتایا گیا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے - قرآن مجید کے مطابق ہے - شریعت اسلامیہ کے ماتحت ہے - یہ رسالہ ہر ایک احمدی کے پاس ہونا چاہیئے - چند نسخے رہ گئے ہیں - قیمت ایکروپیہ محصول ڈاک ۴ آنہ

مسیح موعود علیہ السلام

اور

امیر پیغام

(۱)

مولوی محمد علی صاحب "امیر پیغام" نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر تحریر اور تقریر اور ہر عقیدہ کی عمداً اور معاندانہ مخالفت کرنا ہی اپنی امارت کے قیام کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے - آپ نے "النبوۃ فی الاسلام" جیسی مغالطہ آمیز کتاب لکھتے ہوئے خدا اور رسول اور خدا کے حکم کی مطلق پرواہ نہیں کی - اور جو آیا پ شتاب زبان قلم کے آگے آگیا اڈگل دیا - اور آپ کے حاشیہ نشینوں نے جان لیا - کہ امیر ایدہ اللہ نے نبوت کے بخیئے ادھیڑ دیئے ہیں - مگر یہ نہ سوچا - کہ "امیر پیغام" نے قرآن و حدیث و سلف صالحین کی تردید بطرز جدید اپنی نئی ایجادات کے ذریعہ کر دی ہے - میں اس سلسلہ مضمون میں انشاء اللہ "النبوۃ فی الاسلام" مصنفہ امیر پیغام کی بطور نمونہ چند بین اور کھلی کھلی ایجادوں کو جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صریح خلاف ہیں پیش کروں گا - ممکن ہے - کہ کوئی سعید روح اس سے فائدہ حاصل کرے -

امیر پیغام کا اصول موضوعہ

مولوی محمد علی صاحب "النبوۃ فی الاسلام" کے باب اوّل کے صفحہ ۲ پر ایک اصول وضع کرتے ہیں - جس کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی ہر بات کو وہ پرکھتے ہیں - چنانچہ آپ فرماتے ہیں - کہ :-

(۱) "ہمارے لئے مقدم قرآن کریم اور حدیث صحیح ہے - اور اس کے بعد اور اس کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کی تحریریں اور اقوال اور اجتہاد آئمہ امت علیہم السلام یہی ترتیب طبعی ہے"

یہ اصول کہاں تک حضرت مسیح موعودؑ کے لئے معیار حق سمجھا جا سکتا ہے - اس کا پتہ حضرت مسیح موعود کے حوالہ جات سے لگ جائیگا - حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں کہ :-

"پھر وہ حکم" کا لفظ جو مسیح موعودؑ کی نسبت صحیح بخاری میں آیا ہے - اس کے ذریعے تو مولوی محمد علی صاحب - فاروقی) کریں - ہم تو اب تک یہی سمجھتے تھے - کہ "حکم" اس کو کہتے ہیں - کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو غلط) موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے"

(اعجاز احمدی صفحہ ۲۹)

حضرت مسیح موعودؑ تو فرماتے ہیں - کہ بخاری شریف میں مسیح موعودؑ کو جو حکم بتایا گیا ہے - اس کے یہ حق حاصل ہے - کہ رفع اختلاف کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے - اور وہ اگر ہزار حدیث کو بھی غلط قرار دیدے - تو اس کا یہ فیصلہ ناطق سمجھا جائے - مگر امیر پیغام خدا کے حکم پر خود حکم بن بیٹھے ہیں - اس لئے فیصلوں اور تحریروں کو ایجاد بندہ اصول سے صحیح غلط قرار دینگے - اور جن احادیث کو وہ غلط اور دھمی قرار دے مولوی محمد علی صاحب ان احادیث کے ماتحت مسیح موعود کا فیصلہ دینگے - یہی نہیں امیر پیغام "النبوۃ فی الاسلام" کے سرورق صفحہ ۲ پر مسیح موعود کے اقوال کو آئمہ اسلام کے بھی ماتحت قرار دیتے ہیں چنانچہ کہ وہ کہتے ہیں - کہ

"ہم پہلے قرآن شریف اور حدیث کو لیں گے اور ان کے ماتحت آئمہ اسلام اور مسیح موعودؑ کی تحریروں کو"

گویا مقدم قرآن اور حدیث ان دونوں کے ماتحت آئمہ اسلام کے اقوال اور پھر مسیح موعودؑ کے سب سے آخری درجہ پر - مگر خدا کا مقرر کردہ حکم مسیح موعودؑ فرماتا ہے - کہ :-

"میں سچ سچ کہتا ہوں - کہ میں جو کرتا ہوں - وہ خدا تعالےٰ کی تفہیم اور اشارہ سے کرتا ہوں - . . . . . جب تک خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ حکم کی بات کے سامنے اپنی زبانوں کو بند نہ کرینگے وہ ایمان پیدا نہیں ہو سکتا - جو خدا چاہتا ہے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

..... میں کسی اور حکم کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ جو چاہتا ہے۔ اس کو قبول کرے۔ اور جس کا دل راضی ہے۔ وہ الگ ہو جاوے x x x x x x x x x

اب تم خود سوچ لو۔ اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے۔ اور مجھے مسیح موعود حکم عدل مانا ہے۔ تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے۔ تو اپنے ایمان کی فکر کرو۔ اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے۔ تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو۔ اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو۔"

(فتاوی احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۵۶ تا ۶۰)

اس صاف اور صریح ارشادات کے ہوتے ہوئے۔ اس شخص کا جو حضرت مسیح موعود علیہ سلام کو حکم اور عدل مانتا ہے۔ کوئی حق نہیں کہ وہ یہ اصول وضع کرے کہ ہم مسیح موعود کے فیصلوں کو خود پرکھیں گے۔ اور دیکھیں گے۔ کہ کہیں قرآن و حدیث کے خلاف تو نہیں۔ اگر خلاف ہوں۔ تو ہم نہ مانیں گے۔ پس مولوی صاحب کا یہ اصول موضوعہ مسیح موعود کے ارشاد اور حکم کے صریح خلاف ہے۔ کہ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود کو حکم ماننا اور دوسری طرف یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود حکم اللہ کی بات تب ہی قابل قبول ہوگی۔ جب امیر پیغام کی عقل اور اجتہاد اور قرآن دانی اور حدیث خوانی کے معیار پر صحیح ہو۔ اس سے تو مسیح موعود کے حکم مولوی محمد علی صاحب ہوئے۔ کیونکہ باوجود مسیح موعود کے فیصلہ کے ابھی ہمیں ضرورت ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اس کی تصدیق کر لیں۔ اگر مولوی صاحب کے اصول موضوعہ پر پوری اتری تو قبول ورنہ مردود۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ کہ "مسیح موعود جو اسی امت میں سے ہوگا۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے محکم ہوگا۔ یعنی جس قدر اختلاف داخلی اور خارجی موجود ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے خدا اسے بھیجے گا۔ اور وہی عقیدہ سچا ہوگا۔ جس پر وہ قائم کیا جائے گا۔ کیونکہ خدا اسے آسمانی

پر قائم کریگا۔ اور جو کچھ وہ کہے گا۔ بصیرت سے کہے گا۔ اور کسی فرقہ کا حق نہیں ہوگا۔ کہ اپنے عقیدہ کے خلاف کی وجہ سے اس سے بحث کرے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳)

دیکھو مسیح موعود تو کسی فرقہ کو بھی یہ حق نہیں دیتا۔ کہ اس کے قائم کردہ عقیدہ اور فیصلہ شدہ بات کے خلاف آواز اٹھاوے۔ چہ جائیکہ ایک احمدی کہلانے والے کا یہ حق ہو۔ کہ وہ مسیح موعودؑ کے عقیدہ کا فیصلہ کر کے دکھائے کہ صحیح ہے یا غلط۔ جو حضرت مرزا صاحبؑ کو مسیح موعودؑ مان کر اور حکمؑ جان کر بھی اپنے اجتہاد و علم پر صحت و سقم کی بنیاد رکھتا ہے۔ وہ احمدی نہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:-

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے (نہ کہ خود مجھ پر حکم بنتا ہے جیسا کہ امیر پیغام۔ فاروق) اور جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تخم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں۔" (حقیقۃ الوحی)

پس امیر پیغام کا یہ کہنا۔ کہ ہم قرآن و حدیث اور اقوال آئمہ کے ذریعہ مسیح موعودؑ کی تحریروں کو پرکھ کر دیکھیں گے۔ کہ ان کے مطابق ہیں یا مخالف۔ ایسا بڑا بول ہے۔ جو بجز امیر پیغام کے کوئی احمدی کہلانے والا کہہ نہیں سکتا۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواہھم ان یقولون الا کذبا۔ (باقی آئندہ)

آئینہ حق نما

مولوی ثناء اللہ امرت سری ایڈیٹر اہلحدیث کے مایہ ناز رسالہ "الہامات مرزا" کا مکمل مفصل مدلل اور دندان شکن جواب ہے جس کا حجم ۶۴ صفحہ کا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ اوّل نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کے ملاحظہ کے بعد طبع کیا گیا تھا۔ اس کی چند کاپیاں باقی ہیں۔ جن احمدیہ لائبریریوں میں یہ لاجواب کتاب موجود نہ ہو۔ وہ بہت ہی جلد اس کو منگا کر اپنی لائبریری میں داخل کریں۔ پھر دوبارہ یہ کتاب نہ ملیگی۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دو روپیہ ہے۔

محصول ڈاک ۴ آنہ۔ پتہ مینیجر اخبار فاروق قادیان)

وعدہ لا تقنطوا جان داد باکور دکرے

(نظم)

اے دلِ خوابیدہ برخیز و نگہ کن منظرے
آمدہ در قادیان دارالامان پیغمبرے
بازوِ مسلم ز حق دیگر توانائی گرفت
اے ز جہلت بے خبر بنگر پے شر عسکرے
شوکتِ پارینۂ ما باز آمد در وجود
باز شام و روم بیند لرزہ بر دار و درے
بود یکسر ایں جہانِ حق صنم خانہ شدہ
ایں صنم پنداشتہ بد خویش را آں آذرے
حق خلیلِ خود بپے نمرودیاں ارسال کرد
تا گلِ گلزار آرد از درونِ اخگرے
حسرتِ نومیدگاں را از آسماں آمد نوید
وعدۂ لا تقنطوا جاں داد باکور دکرے
قم باذن اللہ گفت و جاں بعالم درد مید
احمدِ من مردہ گاں را کرد پیدا محشرے
سلکِ ما از ہم شکستہ بود و ملت فرد فرد
برگستہ بود رشتہ گوہرے از گوہرے
جوہرِ گوہر شدہ پنہاں و کس نتواں شناخت
از سفالے بود گوہر کمتر و بے جوہرے
جوہری از رب عرش و لوح آمد بہر نظم
در وجودے جزو کرد و صد صدف با عنصرے
صیقلش کردہ ہمہ را باز آب و تاب داد
باز گوے برد گوہر از صفاء اخترے
رفت ظلمت نور اسلام از جہاں گفتہ گاں
نور افشانی چہ کرد اللہ جوادِ النورے!
گر دلت خواہد کہ بینی باز آں خجستہ دیدۂ
جانِ من صدیق شو۔ فاروق شو یا حیدرے

(محمد صادق شبنم۔ بی۔ اے۔ سٹوڈنٹ پشاور)

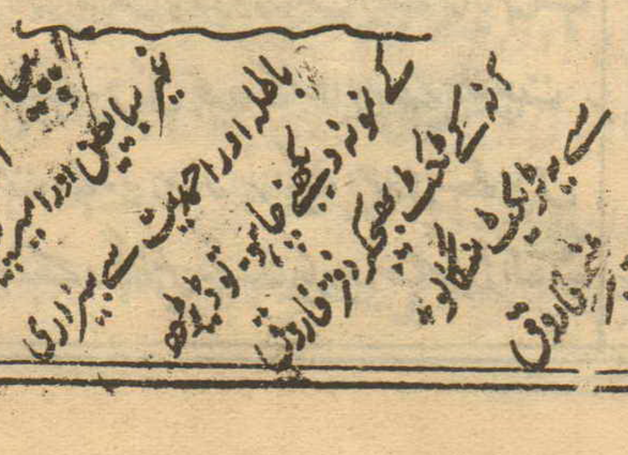

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انقلاب افغانستان
اور
مسلمانان ہندوستان
نمبر (۶)

گذشتہ پانچ نمبروں میں میں نے اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے۔ کہ افغانستان کے موجودہ انقلاب کی جن خبروں کی اشاعت ہندوستانی جرائد میں کی جا رہی ہے۔ وہ کس حد تک قابل اعتماد ہیں۔ اور افغانستان کے متحارب عناصر کی اصلی پوزیشن کیا ہے۔ بہت سے لوگ جو غور و فکر کی قوتوں کو معطل چھوڑ دیتے ہیں۔ اور صرف گرد و پیش کی پیدا کردہ فضاء سے متاثر ہونا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ وہ بسا اوقات اپنی جلد بازی کی وجہ سے

ذہنی بددیانتی کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں

انہیں اس مرض سے بچانے کے لئے میں نے یہ سلسلہ لکھا۔ اور صحیح واقعات کو نیک نیتی کیساتھ ان کے سامنے رکھدیا۔ اور شروع ہی میں اپنی پوزیشن کو بھی صاف کر دیا تھا۔ کہ

میں زید یا بکر کا حامی یا مخالف نہیں ہوں بلکہ ذاتی طور پر میرا نصب العین یہ ہے۔ کہ افغانستان کی آزادی اور استقلال میں فرق نہ آوے۔ اور افغانستان میں آتش جنگ کو پھیلنے نہ دیا جاوے۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ یہ آگ جنگل کی آگ ثابت نہ ہو۔

افغانستان کے باشندوں کی ذہنیت قبائل کے باہمی تعلقات ملک کی حالت اور دوسرے امور کی وضاحت کر کے میں نے بتایا ہے۔ کہ افغانستان میں متحارب جذبات کی کمی نہیں۔ اگر یہ سلسلہ وسیع ہوا۔ تو خطرناک ہوگا۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ کیچ بین واقعات کو صحیح صورت میں دیکھ نہیں سکتے۔ وہ سنسنی خیز اور خود تراشیدہ خبروں میں دلچسپی لیتے اور دماغی عیاشی کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ جس پر ہر ایک دردمند مسلمان کو افسوس ہوتا ہے۔

ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے راہِ عمل

ہندوستان کے مسلمانوں میں اس وقت دو گروہ ہیں اور یہ دونو گروہ ملکی لیڈروں نے پیدا کر دیئے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ کسی معاملہ میں رائے دینے کا کوئی حق کسی دوسرے شخص کو نہیں۔ جو کچھ انکی زبانِ قلم اور قلمِ زبان سے نکل جاوے۔ اسکے خلاف زبان ہلانے کا کسی کو حق نہیں۔ وہ ضمیر کی آزادی انسان کا پیدائشی حق تو کہتے ہیں۔ لیکن جب کوئی شخص آزادی ضمیر سے کام لیکر ان کی رائے کے خلاف کہے۔ ایسے اظہار رائے کی دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ انقلاب افغانستان نے

ہندوستان میں ایک قلمی محاذ قائم کر دیا ہے

جو بہت بڑی بدقسمتی کی بات ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے جو راہِ عمل صحیح ہو سکتا تھا۔ وہ وہ میرے خیال میں یہی ہے۔ کہ

وہ کسی فریق کی حوصلہ افزائی کر کے خونریزی نہ کرائیں۔

اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد ہندوستانی مسلمانوں کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ افغانستان ان کی رائے کو کچھ وقعت نہ دیگا۔ کیا انہیں بھول گیا۔ کہ ٹرکی کے لئے انہوں نے کیا کچھ کیا تھا۔ اور جب مصطفیٰ کمال کو مسئلہ خلافت کی طرف ہندوستان کے مسلمانوں نے توجہ دلائی۔ تو اس نے نہایت حقارت کیساتھ ٹھکرا دیا۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کے جذبات یا مشورہ کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ اور مسئلہ حجاز تو کل کی بات ہے۔ کہ سلطان ابن سعود سے کیا توقعات رکھی جاتی تھیں۔ مگر اس نے اپنے ملک کی فلاح کے لئے جو مناسب سمجھا کیا۔ اور حقیقت الامر بھی یہی ہے۔ دوسرے لوگ ملک کی اندرونی ضروریات اور حالات سے اس حد تک واقف نہیں ہوتے۔ جس قدر خود اہل ملک۔

ٹھیک اسی طرح اس وقت اسلامی ہندوستان کے لیڈر (وہ اپنے لئے یہی کہلانا پسند کرتے ہیں) مسئلہ افغانستان میں بھی باہم دست و گریبان ہو رہے ہیں۔ اور باہم متفق ہو کر کوئی

صحیح راہ عمل پیدا نہیں کر سکتے

یہ بہت بڑی مصیبت ہے۔

میں نے اپنے خیالات کا اظہار اسی آزادی ضمیر کے حق کی بنا پر کیا ہے۔ ہم نے کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ کہ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ وہ صحیح ہے۔ گو مجھے یقین یہی ہے۔ لیکن ہاں میں یہ ضرور کہتا ہوں۔ کہ میری رائے میں افغانستان کا بھلا اسی میں ہے۔ کہ

اسے خونریزی سے بچایا جاوے

اور اس مقصد کے لئے جنرل نادر خاں نے جو طریق عمل اختیار کیا ہے۔ وہ ہر طرح قابل تعریف ہے۔ وہ یہی چاہتا ہے۔ کہ اس کے ملک میں خونریزی نہ ہو۔ اور آتش جنگ کے شعلے بھڑکنے نہ پاویں جنرل نادر خان پر ہر طرح سے اثر ڈالا گیا۔ اور چاہا گیا۔ کہ وہ اپنے طریق عمل کو اور نصب العین کو چھوڑ کر ہندوستانی مسلمان لیڈروں کی رائے کے ماتحت کام کرے۔ مگر اس نے اپنے عزم بالجزم کو نہیں چھوڑا۔ ہم اگر کچھ کر سکتے ہیں۔ اور اگر ہماری آواز میں کوئی قوت اور کوئی اثر ہے تو

اسے افغانستان میں امن قائم کرنے کے لئے استعمال کرو۔

جب کسی ایک فریق کی حمایت ہو گی۔ تو اس سے بہترین حالات پیدا نہیں ہو سکتے۔ اور اگر خدانخواستہ یہ جنگ ہوئی۔ تو یاد رکھو۔ کہ فاتح بھی اسقدر کمزور ہو چکا ہوگا۔ کہ اسے اپنی قوت کی بحالی کے لئے بہت وقت کی ضرورت ہو گی۔

ہندوستانی مسلمانوں پر اسکے اثرات

اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انقلاب کی وجہ سے ہندوستانی مسلمانوں پر جو اثرات پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ بھی کچھ کم خطرناک نہیں سب سے پہلی بات تو یہ پیدا ہوئی۔ کہ گھر میں ایک اختلاف کی خلیج وسیع کر لی گئی۔ علی برادران اور ان کے ہم نوا گاندھی کی مخالفت میں نیا جوش پیدا کیا جا رہا ہے۔ اور یہ پہلا بدترین اثر ہے پھر میں دیکھتا ہوں۔ کہ امان اللہ فنڈ جو زمیندار کی تحریک پر جاری کیا گیا ہے۔ اس میں بھی کامیابی کے آثار نہیں نظر آتے۔ ۲۳ مارچ کے زمیندار میں اس کی پہلی فہرست شائع ہوئی ہے۔ اور ماہ فروری کی فہرست دو سو پچانوے روپیہ ہے۔ جس میں ایک سو روپیہ مالک زمیندار کا ہے۔ گویا صرف دو سو روپیہ کے قریب آمدنی ہوئی۔ یہ ان ایام کی آمدنی ہے۔ جبکہ جوش و جذبات کا دریا موجزن تھا۔ اگر یہی حالت رہی تو نتیجہ ظاہر ہے۔ راولپنڈی جو وفد گیا تھا کہتے ہیں اس میں چار روپیہ چندہ ہوا۔ تیسرا نقصان جو اس باہمی اختلاف سے پیدا ہو رہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپس میں لڑ کر اپنی قوتوں کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ اور خود اسلامی ہند اس وقت جس نازک حالت سے گذر رہا ہے۔ اس کی طرف توجہ کم ہو جائیگی۔ بے شک ہمیں افغانستان کا درد محسوس کرنا چاہیئے۔ اور اس کی مصیبت کو دور کرنے میں ہر ایسی کوشش کرنے میں مضائقہ نہیں کرنا چاہیئے جو کسی صورت میں ہمارے اور افغانستان کے مفاد کے خلاف نہ ہو۔ مگر یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اپنی ذاتی ضرورتوں کو بھول جاویں۔

خود ہندوستان میں ایک سیاسی جنگ ہندو مسلمانوں کے درمیان شروع ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے یہ زندگی اور موت کا سوال ہو رہا ہے۔ آیا اس وقت ہم اپنی کوششوں کو افغانستان کے لئے لگا دیں یا ہندوستان میں اپنی زندگی کے لئے جدوجہد پر صرف کریں۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

چوتھی بات جو اخلاقی حیثیت سے نہایت خطرناک ہے یہ ہے۔ کہ فتنۂ افغانستان نے مسلمانوں کی تاریخی اور اخلاقی حیثیت پر بہت برا اثر ڈالا ہے۔ ہر ایک فریق اپنے نقطۂ نگاہ اور مقاصد کو مدنظر رکھ کر خبریں تصنیف کرتا ہے۔ اور پبلک کے دماغ کو غلط راستہ کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر آغاز فتنہ سے لے کر اس وقت تک کی خبروں کو لیکر ایک تاریخ طیار کی جاوے۔ تو یہ

نہایت بھیانک اور افسوسناک ہوگی

اور موضوعات کا ایک لمبا سلسلہ اس میں نظر آئیگا۔ پس آؤ ہم اپنی طاقتوں کو باہم لڑ کر کمزور نہ کریں اور متحد ہو کے

افغانستان کی بہتری کی تجویز سوچیں

کیا ہندوستان کے مسلمان کوشش کریں گے۔ کہ اس ضروری امر پر غور کریں؟

افغانستان میں کیا ہو رہا ہے

کہا جاتا تھا کہ عید کے دوسرے دن کابل پر چڑھائی ہو جائیگی اور دمبدمی کر کے کابل اور بچہ سقہ کی قسمت کا فیصلہ کر دیا جاویگا۔ امان اللہ خاں ہندوستانی خبروں کے موافق قندھار سے روانہ ہو چکے تھے۔ مگر تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا۔ کہ ابھی تک اعلیٰحضرت قندھار ہی میں ہیں۔

علی احمد جان قندھار نہیں گئے یا نہیں جا سکے ان کا قندھار نہ جانا یا نہ جا سکنا ایک قابل غور مسئلہ بن رہا ہے۔ اگر انہوں نے جلال آباد واپس جا کر اس کے کھنڈرات پر ہی قبضہ کرنا تھا۔ اور اس طرف سے بچہ سقہ پر حملہ کرنا تھا۔ تو بھی اس حملہ اور قبضہ سے پہلے اپنے سلطان امان اللہ خاں سے مشورہ لینا اور ہدایات حاصل کرنا ضروری تھا مگر واقعات بتاتے ہیں۔ کہ وہ قندھار اس مقصد کے لئے نہیں گئے۔ ایک جماعت کا خیال ہے

کہ علی احمد جان اپنا اعتماد کھو چکے ہیں

مگر میں سمجھتا ہوں۔ وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس گم شدہ متاع کو پھر حاصل کریں۔ اسی لئے اپنا بیٹا قندھار بھیج چکے ہیں۔ وہ عرائض لے کر گیا ہے ؎

کیا جلال آباد پر پھر قابض ہونیکے لئے وسائل حاصل ہیں

خدائی کام حیرت انگیز ہوتے ہیں۔ اور اسباب اور ان کے نتائج کی بحث میں یہ امر الگ رہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ غیب سے کیا کرشمہ قدرت کرتا ہے۔ مگر جہاں تک ہم ظاہری حالات اور اسباب کو دیکھتے ہیں۔ علی احمد جان کے لئے اسباب مساعد نظر نہیں آتے۔ آخر جلال آباد کو پہلے اس نے چھوڑا ہے۔ جس امداد کی توقع پر وہ اب اسے لینا چاہتا ہے۔ پہلے بھی اسے حاصل تھی۔ پھر یہ کیا آفت آئی۔ کہ اسے وہاں سے بھاگنا پڑا۔ علاوہ بریں سردار ہاشم خان جو اس علاقہ میں کام کر رہا ہے۔ اور اس کا اثر بہت قوی ہے۔ وہ پہلے سے وہاں موجود ہے۔ اور وہ اپنے برادر معظم جنرل نادر خاں کے مشن کیلئے راستہ صاف کر رہا ہے۔ اور پشاور کے قیام میں علی احمد جان اور جنرل نادر خاں کی ملاقاتوں نے کوئی مفید نتیجہ ظاہر نہیں کیا۔ اور

یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ ایک رائے پر متفق نہیں ہو سکتے

ایسی حالت میں اگر مقاصد میں اختلاف ہو۔ تو اتحاد کی صورت ممکن نہیں۔ اور اس لئے علی احمد جان کے لئے بہت کم توقع باقی رہ جاتا ہے۔

ایک اور جنگ

میں نے اس سلسلہ مضامین میں لکھا ہے۔ کہ افغانستان کی جنگ جو قوموں اور قبیلوں میں اندرونی جنگوں کے سلسلہ کے شروع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اور اب واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ وہ خطرہ ظاہر ہو گیا ہے۔ ہزارہ اور غلزئی قوم میں باہم خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہزارہ قوم امان اللہ خاں کی اعانت نہیں کر سکے گی۔ اور یہ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ کہ غلزئی اور درانی قوم میں قدیمی دشمنی چلی آتی ہے۔ یہ آغاز ہے خانہ جنگی کا۔ اور اگر یہ آگ اسی موقعہ پر نہ رکی تو اسکے پھیلنے کا اور بھی خطرہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ آگ تباہ کر دے گی

میں تو شروع سے یہ کہتا چلا آتا ہوں۔ کہ افغانستان کو خانہ جنگی سے بچاؤ۔ ورنہ یہ آگ تباہ کر دیگی۔ مگر اب ہندو پریس جو امان اللہ خاں کی حمایت میں بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہا ہے۔ (اور میں اس سرگرمی کو شبہ کی نظر سے دیکھتا ہوں) صفائی سے کہہ اٹھا ہے۔ کہ

"یہ امر محتاج بیان نہیں۔ کہ اگر جنگ ہوئی۔ تو افغانستان تباہ ہو جائے گا۔ اس وقت تک بھی وہ بہت حد تک تباہ ہو چکا ہے اور اگر اب بھی جنگ ختم ہو جائے۔ تو اسے اپنی اصلی حالت پر آنے میں کئی سال لگیں گے۔ لیکن اگر افغانستان کے آئندہ حکمران کا فیصلہ جنگ سے ہوا۔ تو چاہے کوئی بھی کامیاب ہو۔ اسے ملک کو درست حالت پر لانے کے لئے لمبا عرصہ لگے گا۔"

یہ ایک حقیقت ہے۔ جس سے انکار کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے۔ افغانستان کے ہمدردوں اور خیر خواہوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس پر سرسری طور سے نہ گذر جائیں۔ بلکہ خدا ترس دل لے کر غور کریں۔ میں عنقریب ایک سلسلہ مضامین لکھنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ جس کا عنوان ہوگا۔

اسلام کا دنیا میں حشر اور اسلامی دنیا کا خونی منظر

میں خدا کے فضل اور توفیق سے اگر اسے لکھ سکا۔ تو دکھاؤں گا۔ کہ اسلامی حکومتیں اسی خانہ جنگی کی وجہ سے اغیار کے قبضہ میں چلی گئی ہیں۔ افغانستان کے ساتھ حقیقی ہمدردی یہی ہے۔ کہ اس جنگ سے اسے بچایا جائے۔ اور جنگ کے لئے کسی کی مدد نہ کی جاوے ٭

ہندوستانی افغانوں کی مدد کی حقیقت

اخبارات میں یہ خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ کہ چارسدہ وغیرہ کے لاکھوں افغان امان اللہ خاں کی امداد و اعانت کے لئے تیار ہیں۔ ان لوگوں کے جذبات کی قدر نہ کرنا ایک غلطی ہوگی۔ ان کی نیک نیتی پر شک کرنا حماقت کچھ شبہ نہیں۔ کہ یہ لوگ اپنے صحیح جذبات کو لیکر کھڑے ہوئے ہیں۔ اگر ان خبروں میں کوئی حقیقت ہے۔ اور ایک شریف افغان سے یہی توقع ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ملک کو بچانے کے لئے تیار رہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ

کیا انگریزی علاقے کے افغان کسی فریق کی کوئی مدد کر سکتے ہیں؟

جب تک اس سوال پر غور نہ کر لیا جاوے۔ اس وقت تک کوئی فیصلہ دینا یقیناً غلط اور گمراہ کن ہے۔ یہ لوگ ہزار بار جنگ افغانستان میں اپنی خدمات کسی ایک فریق کے لئے دینے پر آمادہ ہوں۔ مگر جس ملک میں رہتے ہیں۔

اس کے قوانین انہیں اجازت نہیں دینگے

اسلئے کہ حکومت کو اپنی غیر جانبداری کا پورا لحاظ رکھنا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ ہلال احمر کے وفد کو جانے کے لئے پاسپورٹ نہیں ملے؟ اور کیا یہ تازہ واقعہ نہیں۔ کہ ہڈا کے جرگہ میں پشاور کے نمائندگان کو جانے کی اجازت نہیں مل سکی۔ پھر جب ایسے بے ضرر اور مفید وفود کو حکومت کی انتہائی احتیاط نے جانے نہیں دیا۔ تو وہ ایک لاکھ یا ڈیڑھ لاکھ فوج کو ہندوستان سے جانے دیگی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر اس قسم کی خبروں سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ میں ان لوگوں کے ساتھ متفق الرائے نہیں ہوں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ جو لوگ اندرون ہند سے اپنی خدمات وقف کر رہے ہیں۔ چونکہ وہ جانتے ہیں کہ انہیں جانے کی اجازت نہیں مل سکتی۔ اس لئے وہ اس نمائش سے کیوں نہ فائدہ اٹھائیں۔ یہ خیال صحیح نہیں۔ ہر نیک اور شریف انسان اپنے وطن کی مصیبت پر بے قرار ہوتا ہے۔ اور شریف افغان بھی اس جذبہ سے خالی نہیں ہو سکتے مگر یہ جذبات

عملی صورت اختیار نہیں کر سکتے

اور اسلام انہیں اپنے ملک کی حکومت کے قوانین کے خلاف کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور یہاں ایک غیور وطنی کی حیثیت سے ان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ افغانستان کی مصیبت کا احساس کریں۔ ایک وفادار مسلمان کی حیثیت سے ان کا یہ مذہبی فرض ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا

فعل نہ کریں جو حکومت وقت کے قوانین کے خلاف ہو

ان حالات میں اس قسم کی فوجوں کی جو امان اللہ خاں کی امداد کے لئے اخبارات میں پیش کی جاتی ہیں کوئی ہستی باقی نہیں رہ جاتی۔

میں پھر کہتا ہوں۔ کہ یہ بہت نازک وقت ہے۔ ہندوستان کے سیاسی اور مذہبی لیڈر ملکر ایک متفقہ فیصلہ کریں۔ کہ افغانستان کی بے ضرر حمایت و اعانت کا کیا طریق ہو سکتا ہے۔ اور پھر اس فیصلہ کو عملی رنگ دینے کی متحد کوشش کریں۔ کہ اس میں انشاء اللہ برکت ہوگی۔ میں اسلامی جرائد سے مخلصانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ سنسنی خیز خبروں سے جن میں واقعات کو حقیقت سے تعلق نہ ہو پرہیز کریں اور حالات کو ایسے رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کریں۔ کہ

اسلامی تاریخ کا چہرہ بدنما نہ ہونے پائے

فاروق آئندہ کوشش کریگا۔ کہ انقلاب افغانستان کی خبروں کو اصول درایت پر پیش کرے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ خبریں نہایت دلچسپی سے پڑھی جائیں گی۔ فاروق کوشش کرے گا۔ کہ صحیح حالات کو ہم پہنچائے۔ یہ کہنا قبل از وقت ہے۔ کہ اس میں کہاں تک کامیابی ہو۔ بہرحال افغانستان کی خبروں کا سلسلہ دلچسپ ضرور ہوگا (عرفانی)

۲۷/۳/۲۹ (باقی وارد)

التماس

احباب جلد تکلیف فرمائیں فاروق کی دونوں پیشرو خبروں کے متعلق جو کچھ شائع ہو چکا ہے۔ تاکہ فاروق کی آئندہ اشاعت میں اس کا لحاظ رکھا جائے (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق کا نیا سال

الحمد للہ والمنۃ کہ اس نمبر کے ساتھ فاروق کی چودھویں جلد کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ محض اسی کا فضل وکرم ہے۔ کہ اُس نے گذشتہ سال سلسلہ عالیہ کی خدمت اور اندرونی وبیرونی مخالفین سلسلہ کی دہان بندی کا مجھے قابل فخر موقعہ بخشا۔ اور آئندہ بھی اسی کے فضل پر توقع ہے۔ کہ وہ جب تک چاہے۔ اس خدمت کی توفیق دے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ؛

سالگذشتہ میں کمی خریداران کی وجہ سے مجھے اکثر اوقات مشکلات کا سامنا ہوا۔ لیکن محض خدا کے فضل پر نظر رکھ کر میں اس کمی خریداری کی ہمیشہ آئندہ کی ترقی کی امید پر مطلق پرواہ نہ کی۔ احباب نے جن کا ذکر گذشتہ پرچہ مورخہ ۲۸ مارچ ۲۹ء میں کر چکا ہوں خاص طور پر توسیع اشاعت میں مدد دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ تاہم گذشتہ سال میں ایک سو پینتالیس ۱۴۵ روپیہ کا فاروق کو نقصان ہوا۔ جس کو اللہ تعالےٰ ہی پورا کرنے والا ہے۔ اور اس کے آگے کچھ مشکل نہیں ؛

اس سال میرا ارادہ ہے۔ جس کو خداوند تعالےٰ ہی چاہے تو پورا کرے گا۔ کہ فاروق کو بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ پر ہفتہ وار نکالوں۔ جس کے لئے میں نے دو تجویزیں خریداران فاروق کی خدمت میں گذشتہ پرچہ کے ذریعہ پیش کی ہیں۔ جو یہ ہیں۔ کہ یا تو موجودہ خریداران بلا استثناء بجائے چار روپیہ سالانہ کے پانچ روپیہ سالانہ چندہ عطا کریں۔ یا ہر ایک دوست جو اس وقت فاروق کے خریدار ہیں۔ کم از کم ایک ایک خریدار جدید پیدا کر دیں۔ کیونکہ چار صفحہ زائد کرنے پر پانسو روپیہ سالانہ کا خرچ زیادہ ہوگا۔ اور وہ ان دونوں تجویزوں میں سے کسی ایک پر عمل کرنے سے پورا ہو سکتا ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب ان تجویزوں میں سے کسی ایک کو منظور فرما کر مجھے اطلاع بخشیں گے۔ تاکہ اس پر عمل کروں۔ یا اس سے بہتر اور آسان کوئی تیسری صورت نکالیں۔ جس سے اخبار ۱۶ صفحہ پر شائع ہوا کرے ؛

میں نے اس ایک روپیہ ایزادی چندہ کے واسطے کہ یہ بوجھ نہ معلوم ہو۔ لکھا تھا۔ کہ ایک روپیہ کی لاجواب کتاب تبلیغ رسالت یعنی مجموعہ اشتہارات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بابت سنہ ۱۹۰۰ء یا تنقید صحیح فرقہ بابیہ کا ردّ ۸ر ۰ د تحفہ سترپان مشین سیویاں قیمتی ۵ر اور پیدائش عالم ردّ آریہ قیمتی ۳ر) ہر سہ کتب قیمتی ایک روپیہ مفت دوں گا۔ اور اگر دوسری تجویز ایک ایک جدید خریدار دینے والی منظور ہوئی۔ تو ایسے تمام جدید خریداروں کو بشرطیکہ وہ سالانہ چندہ چار روپیہ ادا کریں دو روپیہ کی مندرجہ ذیل کتابیں جو پسند ہوں (تبلیغ رسالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات سنہ ۱۸۹۸ء قیمتی ۱۲ر اور مرقع ثنائی قیمتی ۴ر ہر اور تنقید صحیح بابیوں کا ردّ قیمتی ۸ر اور ہدایات نذریں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ قیمتی ۸ر بطور انعام دوں گا۔ اور جو شمار ہی کے واسطے جدید خریدار ہوں۔ ان کو ایک روپیہ کی پانچ کتابیں (بحر حقیقت غیر احمدیوں کا جواب قیمتی ۴ر اور التنقید مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا جواب قیمتی ۳ر اور پیدائش عالم ردّ آریہ قیمتی ۳ر اور ازہاق الباطل پیغامیوں کا ردّ قیمتی ۲ر اور مرقع ثنائی قیمتی ۴ر) پیش کرونگا اس طرح آدھی قیمت کی کتابیں ان کو مفت مل جائینگی۔ اس سے زیادہ رعایت اور آسانی فاروق کی خریداری کے واسطے اور کیا ہو سکتی ہے ؛

چونکہ نئے سال کے شروع میں علی العموم ہر انسان کے دل میں نئے ارادے اور نئی امنگیں جوش زن ہوتی ہیں۔ اسی طرح میرے دل میں بھی بہت سی امنگیں ہیں۔ جن کا خدمت دین اور اشاعت سلسلہ سے تعلق ہے۔ اس لئے میں اپنے ناظرین سے التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ناچیز خادم ایڈیٹر فاروق کے اور اپنے قومی آرگن فاروق کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ کہ وہ ہر مفید اور نافع الناس خدمات دینی کا مجھے بیش از پیش موقعہ عطا کرے۔ اور ہر ایک مشکل اور روکاوٹ کو دور فرما دے۔ اور اس کا فضل میرے شامل حال ہو۔ اور مجھے اپنی رضاء کے مقام پر اپنے مقرر کردہ خلیفۃ المسیح حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے خدام میں اٹھاوے۔ میری زندگی جس مبارک خدمت میں گذر رہی ہے۔ اس میں اخلاص کی توفیق میرے شامل ہو۔ اور میری بے حد و بے انتہا خطاؤں اور قصوروں اور گناہوں پر قلم عفو پھیر دے۔ آمین ؛

دعا بحضور باریتعالیٰ

اے خدا۔ اے بندوں کے مالک تیری ہی قدرت کا زبردست ہاتھ ہر ایک کی گردن پر ہے۔ تو ہی رحمت کے دروازے کھولنے والا اور ہر طرح کے اسبابوں کو مہیا کر دینے والا ہے۔ تو ہمارے واسطے وہ کل اسباب اور وہ سب سامان مہیا فرما دے۔ جو ہماری طاقت اور درخواست سے بڑھکر ہیں۔

خدایا! ہم سب کو اپنے خاص کام میں مشغول ہونیکی توفیق عطا فرما۔ اور ہم تیری ہی فضل وکرم ورحم سے تسلی پائیں۔ ہمیں تیری مخلوق سے کوئی تمنا اور آرزو نہ رہے۔ ہماری انس ومحبت اگر ہو تو تجھ سے ہو۔ تیرے غیر سے تعلق ہمیں وبال جان ہو۔ تیری تقدیر پر رضامندی ہماری خوشی ہو۔ تیری طرف سے کسی زحمت وبلا کے آنے پر ہمیں صبر آجاوے۔ صرف تیری ہی عطا پر ہم قناعت کرنے والے ہوں اور تیری ہی نعمتوں کے شکر گذار۔ محض تیری ہی یاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ہمیں لذت ملے۔ اور تیرے ہی ذکر سے راحت۔

الٰہی اپنی توفیق کو ہماری رفیق اور راہ راست کو ہمارا طریق مقرر فرما۔ ہمارے مقصدوں میں ہمکو کامیاب کر اور ہماری توبہ قبول کر۔ کیونکہ لاریب توبہ قبول کرنے والا مہربان تو ہی ہے۔

الٰہی ہماری صبح کا آغاز تیرے ہی پاک نام سے ہو۔ اور اختتام شام پر بھی تیرا ہی نام پاک منہ سے نکلے۔ تیرے ہی نام سے ہماری زندگی ہو۔ اور تیرے ہی نام سے ہماری موت۔ ہمارا رجوع آخری تیری ہی جناب کی طرف ہے۔

خدایا ہمیں سچ کو سچ کر دکھا۔ اور اسی سچ کی تابعداری پر قائم رکھ۔ اور جھوٹ ہمیں جھوٹ ہی نظر آوے۔ اور اس سے ہمیشہ ہم کو نفرت اور پرہیز ہی حاصل رہے۔

الٰہی۔ ہمیں ہر ایک چیز کی اصلیت اور حقیقت سے آگاہ کر دے۔ اور ہم کو ایسی حالت میں موت نصیب کر۔ کہ ہم تیرے فرمانبردار مسلمان ہوں۔ اور ہمیں اپنے خاص نیک بندوں کی جماعت میں شامل فرما۔ ظالموں بے انصافوں کی بدی کو ہم سے دور کر۔ اور اپنے صادق ایماندار دل کی دعا میں ہم کو شریک کر۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی بخششیں اور اپنا رحم نازل فرما۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص مدد اور نصرت عطا فرما۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بندھے ہوئے کام کھول دے۔ امت محمدیہ کو فصاحت اور کشادگی حجت فرما۔ امت محمدیہ کو اس کے اقران و امثال پر عزت و بزرگی سے سرفراز کر۔ امت محمدیہ کے گناہوں خطاؤں لغزشوں سے درگذر فرما۔

الٰہی ہمارے گناہوں کو بخش۔ ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی کر۔ ہمارے سینے کھول دے۔ ہمارے کاموں کو آسان کر۔ ہماری مرادوں اور حاجتوں کو حصول کا درجہ عطا فرما۔

الٰہی۔ ہم کو بھی اور ہمارے والدین کو بھی ہمارے بزرگوں اور استادوں کو بھی ہمارے دوستوں اور آشناؤں کو بھی۔ ہمارے خویشوں اور قرابتیوں کو بھی اور ان لوگوں کو بھی جن کا حق ہم پر ہے۔ اپنے خاص رحم و کرم سے بخشدے۔

الٰہی کسی بدی سے جو ہم پر آنے والی ہے ہم کو بچا لینا۔ عذاب دوزخ اور عذاب قبر اور قیامت کے دن کے عذاب سے ہمکو محفوظ رکھنا۔ اور پرہیزگاروں کی جماعت میں ہم کو اٹھانا۔

اے رحیم و کریم مولا۔ اے راستبازوں کے حامی اور حزب اللہ کے ناصر اسلام اور مسلمانوں کی تائید فرما۔ اپنے قائم کردہ سلسلہ اور اپنے مامور مرسل حضرت مسیح موعودؑ کے حقیقی جانشین اور وارث خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے سب ارادوں کو پورا کر اور اپنے پورے انعام و اکرام سے اس کو مالا مال کر دے۔ اور اس کو سارے نیکوکاروں کا پیشوا بنا دے۔ اور اس کی قبولیت کو دلوں میں جما دے۔ اور اس کے دشمنوں کو اس کا دوست بنا دے۔ اور ہر ناکامی سے اس کو بچا دے۔ یہ سب باتیں تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں۔ ہماری یہ ساری دعائیں قبول فرما۔

آمین! آمین!! آمین!!!

وصیت نمبر ۲۹۴۰

میں محمد علی ولد فقیر محمد قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن بگٹ گنج تحصیل مردان ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۱/۲ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائداد غیر منقولہ ہے (۱) تخمیناً ۱۰۰ روپے جریب اراضی مشترکہ نہری دبارانی واقعہ رقبہ کوٹ جھونگڑہ تحصیل مردان سے نصف حصہ کا میں مالک ہوں (۲) ایک عدد مکان خام معہ دوکان واقعہ آبادی بگٹ گنج کا واحد مالک ہوں (۳) ماہوار آمد یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا۔ فقط ۲۵ ۱/۲ ۲۸ العبد: محمد علی احمدی ساکن بگٹ گنج حال سول ناظر پشاور۔ گواہ شد۔ عبدالمجید احمدی سب انسپکٹر دفتر انسپکٹر جنرل پولیس پشاور۔ گواہ شد۔ محمد بشیر احمد ولد میاں خدا بخش بٹ بھٹہ ساکن وزیر آباد۔ حال پشاور۔ گواہ شد۔ فضل الرحمن احمدی ولد محمد علی بقلم خود شہر پشاور۔

وصیت نمبر ۲۹۴۲

میں حضرت گل والد طالب دین قوم دولت خیل عمر ۳۴ سال ساکن لاچی بالا ضلع کوہاٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ملکیت جائداد بصورت اراضی زرعی آٹھ کنال واقع موضع لاچی بالا جس میں میرا تیسرا حصہ ہے۔ اور اس ثلث کی قیمت تقریباً ۱۰۰ روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۵ روپے ہے۔ اسکے علاوہ مبلغ ۱۱ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی کل آمد ماہوار معہ پنشن کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی تحت صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے۔ العبد ہوسی۔ حضرت گل...

حیرت میں ڈالنے والے جرمنی کے تین نظیر تحفے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشیدہ کاڑھنے کی مشین

لڑکیاں اس سے کرسیوں کی گدیاں۔ پٹڑیوں کے غلاف۔ غالیچے۔ شال۔ چادریں۔ دوپٹے سوٹ وغیرہ وغیرہ غرضیکہ کئی قسم کے گوم۔ سرد۔ اور ریشمی کپڑوں پر۔ اون۔ ریشم اور سوت سے ہر قسم کے پھول اور گلکاریاں بنا سکتی ہیں۔ ترکیب نہایت ہی آسان ہے۔ غریب لڑکیوں کے لئے بیوہ عورتوں کے لئے روزگار کا ذریعہ اور امیروں کے لئے ایک اعلیٰ تحفہ ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہندوستان بھر میں کوئی زنانہ سکول اور مکان اس مشین سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔

قیمت فی مشین صرف چار روپیہ

علاوہ خرچ ڈاک

گھر کا جوتشی

یہ آلہ جرمنی کے سائینسدانوں نے حال میں ایجاد کیا ہے۔ اس کے ذریعہ سے آپ آدھ منٹ میں دیکھ سکتے ہیں۔ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی یا کوئی جانور یا حیوان وغیرہ بچہ نرینگی یا مادہ۔ مقدمہ میں جیت ہوگی یا ہار۔ امتحان میں کامیابی ہوگی یا نہیں۔ غرضیکہ ہر ایک ایسی بات آنیوالے وقت بتائیگا۔

قیمت فی آلہ معہ مکمل ترکیب صرف دو روپے

علاوہ خرچ ڈاک

فوٹو ہینڈ کیمرہ

یہ کیمرہ خاص طور پر شوقین اصحاب کی خاطر زد کثیر صرف کر کے جرمنی کے ماہرین فن سے تیار کروایا گیا عورت مرد۔ جانور۔ درخت۔ مکان۔ گرجا۔ مسجد۔ مندر۔ ریل۔ ہوائی جہاز وغیرہ چلتے پھرتے اڑتے اور بیٹھے ہوئے کی خوبصورت اور دلپسند فوٹو اتارنے کے لئے کم از کم ایک ضرور منگائیں ہر کیمرہ کے ساتھ مکمل پرچہ ترکیب۔ تصور اتارنے کے لئے پلیٹ دھونے کے لئے مکمل مصالحہ وغیرہ بھی بالکل مفت روانہ ہوتا ہے ایسی سستی اور عمدہ چیز آپ کو کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں ملیگی

قیمت فی کیمرہ معہ مکمل سامان وغیرہ

صرف پانچ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک

طلسمی لالٹین

سنیما اور تھیٹروں میں ہر روز جا کر پیسے بگاڑنے سے آپ ایک طلسمی لالٹین منگا لیجئے اور گھر بیٹھے ہی مفت میں روزانہ ان نظاروں کو دیکھ لیجئے۔ غریب لوگ اس کو منگا کر تماشا دکھا کر روپیہ کما سکتے ہیں۔ اور امیروں کے لئے یہ ایک اعلیٰ قسم کا شغل اور تماشا ہے۔

قیمت فی عدد معہ مکمل سامان صرف

پندرہ روپیہ دو عدد فلم پندرہ روپے

علاوہ خرچ ڈاک

المشتہر

مینجر۔ برلن ٹریڈنگ ایجنسی (انڈیا آفس) پوسٹ بکس ۹۷ لاہور

آنکھوں کے مریضوں کو خوشخبری

ہزارہا مریضوں کے ہاتھوں سے نکلنے کے بعد موتیا۔ پڑ۔ بال۔ پھولا۔ نانخونہ۔ کگروں کے کثیر التعداد مریضوں کے اوپریشن کرنے کے بعد میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اسی ۸۰ فیصدی آنکھ کی بیماریاں کگروں سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر آپ کی آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔ آنکھیں سرخ۔ خارش۔ جلن۔ آنکھوں کا گھبرانا تکایات ہیں۔ یہ سب کگروں کی موجودگی کی علامات ہیں۔ "کگروں" جیسے موذی مرض کے اسباب۔ علامات۔ یورپ۔ امریکہ جاپان اور ہندوستان اور دیگر ممالک میں جو جو اس مرض نے تباہیاں کیں۔ ان کو ہم نے "رسالہ روہے کگرے" میں خوب واضح کیا ہے۔ اگر آپ صحت چاہتے ہیں تو "گرینول بکس" طلب کر کے استعمال میں لائیں۔ بچہ بچے سے لیکر بوڑھے تک مفید ہے۔ چند دن میں آنکھوں کی حالت بدل دیتا ہے قیمت بکس کلاں ۸ آنہ ۲ روپیہ۔ بکس خورد ۸ آنے۔ ۱ روپیہ

ڈاکٹر عبدالرحمن (احمدی) فزیشن سرجن اینڈ اوپٹیشن ہوگا۔

بیکاروں کی ضرورت

اگر آپ بیکار ہیں اور روزی کمانے کے لیئے ملازمت کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ تو آیئے ہم آپ کو ملازمت سے نجات حاصل کرنیکا ایک نسخہ بتلاتے ہیں۔ آپ ایک روپیہ خرچ کر کے نو سیر پختہ کپڑے دھونے کا صابن جو عمدہ کف خرچ اور جھاگ دینے والا ہوگا بنانا گھر بیٹھے ہی سیکھ لیں یہ صابن ایک گھنٹہ میں تیار ہو جاتا ہے۔ آپ دو روپے نفع کما سکتے ہیں ملازمت پیشہ لوگ بھی ایسا مفید صابن صرف ایک گھنٹہ میں گھر میں تیار کر لیا کریں اور بازار کے گراں اور غیر مفید صابن سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کریں۔ اشتہار کی اجرت وصول کرنے کے لئے ہم نے فیس نہایت معمولی صرف دو روپے مقرر کر دی ہے۔ نسخہ بذریعہ وی پی ارسال ہوگا یہ رعایت صرف ایک مہینہ کے لئے ہے فائدہ اٹھائیں اور اس نسخہ کو منگائیں اور گھر بیٹھے دو روپیہ نفع کمائیں۔

مہتمم احمدیہ دوا گھر۔ قادیان (پنجاب)